محبوبِ حقیقی کی تلاش

ایک سعید الفطرت ہندو نوجوان آغوشِ اسلام میں

پنڈت لکشمن سروپ روڑی ضلع حصار

ایک مدت سے میرے حسرت خانہ دل میں یہ خیال ایک غم پرور احساس کی طرح ابھرا ہوا تھا۔ کہ میری زندگی کچھ بے کیف اور افسردہ سی ہے گویا لوازمِ حیات میں کسی شئے کی کمی رہ گئی ہو بعض اوقات تو میں اس کمی کو اس شدت سے محسوس کرتا تھا کہ مجھے اپنے دل کی دنیا تیرہ و تار معلوم ہونے لگتی تھی اس وقت میں چاہتا تھا کہ کوئی شعلہ روزگار ہستی میرے افقِ دل پر ایک آفتاب درخشاں کی طرح جلوہ گر ہو جس کے جمال شعلہ بداماں کی تجلیوں سے میرے دل کی دنیا کا ذرہ ذرہ تبسم زار بن جائے جس کی یاد میں ڈوب کر میں دنیا کے غم و الم کو فراموش کر دوں جس کی سحر کار ہستی میں میرے لئے ہزاروں سامان کشش موجود ہوں جس کے آتشیں رخساروں میں صدہا موسم بہار کے صبحوں کی درخشانیاں رقصاں ہوں جس کے تبسم ناز سے ابدی محبت کے سرچشمے بہتے ہوں جس کی گلپاش نگاہوں سے خزاں ستانِ دل میں بہارستان کی رنگینیاں کھیلنے لگتی ہوں جس کے وفا پرست دل کی تلاشی لینے پر بھی میری محبت کی پرستاری کے جذبات کے سوا اور کچھ نہ نکلے جس کے لئے لٹ جانا جس کی دولت ہو اور میرے لئے مرنا جس کی زندگی ہو۔

نہ معلوم میں نے کتنے دن وہ دن جو فخر روزگار تھے اور کتنی راتیں وہ راتیں جو گردشِ لیل و نہار میں ایک ممتاز پایہ رکھتی تھیں اسی ایک دھن میں صرف کر دیں مگر آہ میری تمنائیں عروسِ کامرانی سے ہمکنار نہ ہوئیں! میرا سازِ حیات تشنۂ مضراب

ہی رہا۔ میری نگاہیں بار بار اٹھیں مگر وہ جلوہ جس کے لئے تمنا مئی بیتاب تھیں کہیں نہ ملا۔ میرے بازو میری اپنی ہی گردن میں حمایل ہو کر رہ گئے۔ ایسی کوئی پیکر نازستی زینت آغوش نہ ہوئی جس کے کیف وصال کے فردوس آفریں چھینٹے میرے تشنہ کام محبت دل کے لئے پیام ساغر و پیمانہ بن سکتے!

طائر وقت اپنے تیز رفتار پروں سے اڑتا رہا سورج طلوع ہوتا اور غروب ہوتا رہا۔ چاندنی چھٹکتی اور سمٹتی رہی۔ بہاریں آتی اور جاتی رہیں مگر دل کو کبھی چین نصیب نہ ہوا۔ میری بے تابیوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی آخر زمانہ کی ایک مستانہ کروٹ کے ساتھ رات بدل گئی۔ خزاں کی جگہ بہار آگئی۔ صحراؤں کی جگہ چمن آباد ہو گئے تمناؤں کی اجڑی ہوئی محفل میں شمع امید روشن ہو گئی۔ میری زندگی کا ایک ورق الٹا اور میں نے حسن و نور کا وہ پیکر مجسم دیکھا جس کا مجھے ایک مدت سے پوری مستقومیت سے انتظار رہا۔ اس ساقی وحدت کے جنون فروش نگاہوں نے بھی مجھے دعوت مدہوشی دی اور میں نے اس کے عشق کا جام آتشیں پی لیا وہ جام آتشیں جو افسردہ دلوں میں حیات نو کا شعلہ پھونک دیتا ہے جو جوانی کو برقرار رکھتا ہے۔ ادراک کی خامی کو دور کرتا ہے۔ دماغ کو بلند پرواز بناتا ہے۔ آئینہ دل پر جلا کا کام کرتا ہے اور انسان کی روح کو خواب غفلت سے بیدار کر دیتا ہے!

جس خوش نصیب کی قسمت میں اس عشق کا جام آتشیں پینا لکھا ہے وہ فنا کا جام نہیں پیتا!۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما